REGD. No. L-5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۳۲

یوم چہار شنبہ ۶ ربیع الثانی ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۹/۱۴ | ۲۸ تبوک ۱۳۳۹ ہش - ۲۸ ستمبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۲۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

——— محترم جناب ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ ———

ربوہ ۲۷ ستمبر - بوقت ۹ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ شام کو کچھ بے چینی کی شکایت ہوگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کیلئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

کشمیر کا مسئلہ حل کرتے وقت کشمیری عوام کے احساسات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے

نہری پانی کے معاہدے نے کشمیر کا جھگڑا چکانے کا راستہ دکھا دیا ہے۔ صدر ایوب

راولپنڈی ۲۷ ستمبر۔ صدر محمد ایوب خان نے بھارت اور پاکستان پر زور دیا ہے کہ وہ کشمیر کا خطرناک مسئلہ حل کرنے کے لئے "کچھ لو اور کچھ دو" کے جذبے سے کام لیں۔ صدر نے کہا ہے۔ "پنڈت نہرو کو اس خیال سے اتفاق ہے کہ کشمیر کا مسئلہ حل کرکے دونوں ملکوں کے تعلقات کو بہتر بنانا ایک پسندیدہ بات ہے۔" صدر ایوب نے بھارت پاکستان۔ لنکا اور افغانستان کے علاقے میں ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کے سربراہ مسٹر دانش مس سے ایک انٹرویو میں کہا "یہ قابل ذکر بین الاقوامی معاہدے کی بنیاد بھی کچھ لو اور کچھ دو کے اصول پر ہوتی ہے۔ دونوں فریقوں کو ایک دوسرے کے نقطۂ نظر پر غور و خوض کے لئے آمادہ ہونا چاہیئے۔

صدر نے کہا "نہری پانی کا معاہدہ جس پر میں نے اور پنڈت نہرو نے ۱۹ ستمبر کو دستخط کئے ہیں۔ ایک پرانے اور تلخ جھگڑے کو باہمی مراعات دے کر طے کرنے کی بہترین مثال ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ معاہدہ کشمیر کا مسئلہ حل کرنے کا راستہ دکھا دے گا۔"

صدر ایوب نے اس امر کی جانب اشارہ کیا کہ معاہدے پر دستخط کے بعد پنڈت نہرو سے میری جو بات چیت ہوئی ہے، اس میں مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کی ابتدا ہوگئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ عدم اتفاق کی دیوار میں جو ۱۹۴۷ء میں جنگ پر منتج ہوئی تھی۔ یہ بات چیت پہلی دراڑ کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ نے کہا ہم دونوں اس خیال سے متفق ہیں کہ کشمیر کا جھگڑا چکا کر دونوں ملکوں کے تعلقات کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ پنڈت نہرو سے اپنی بات چیت کا ذکر کرتے ہوئے صدر ایوب نے بتایا۔ میں نے پنڈت نہرو کے سامنے یہ بات رکھی تھی کہ اس مسئلے کو حل کرتے وقت تنازع سے تعلق رکھنے والے تینوں فریق یعنی کشمیر، پاکستان اور بھارت کے باشندوں کے احساسات کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ پنڈت نہرو نے اس تجویز کو معقولیت پر مبنی قرار دیا۔ ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ الجھا ہوا معاملہ ہے اور اس پر گہرے غور و خوض کی ضرورت ہے۔ صدر نے کہا میں نے پنڈت نہرو سے پوچھا کیا آپ اس مسئلے پر پوری توجہ منعطف کریں گے۔ پنڈت نہرو نے اس کا جواب اثبات میں دیا ؛

محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کی صحت

ربوہ ۲۷ ستمبر۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ تاحال بیمار ہیں۔ رات کھانسی اور سینہ میں درد کی وجہ سے بہت بے چینی رہی۔ اور نیند کی دوائی دینے کے باوجود نیند نہیں آسکی۔ ٹمپریچر ۹۹.۴ رہا۔ احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

پاکستان کے سابق وزیر اعظم مسٹر چندریگر لنڈن میں وفات پاگئے

کراچی ۲۷ ستمبر۔ پاکستان کے سابق وزیر اعظم اور ملک کے مقتدر قانون دان مسٹر آئی آئی چندریگر کل علی الصبح لنڈن کے ایک ہسپتال میں انتقال کر گئے ان کی عمر ۶۳ سال تھی۔ مرحوم کچھ عرصہ پیشتر ہمبرگ میں بین الاقوامی قانون دانوں کی کانفرنس میں پاکستان کی نمائندگی کے فرائض ادا کرنے کے لئے جرمنی گئے ہوئے تھے۔

امۃ اللہ خورشید صاحبہ مدیرہ ماہنامہ "مصباح" وفات پاگئیں
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۲۷ ستمبر۔ نہایت رنج و افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ ماہنامہ "مصباح" کی مدیرہ مکرمہ امۃ اللہ خورشید صاحبہ ۲۶ اور ۲۷ ستمبر ۱۹۶۰ء کی درمیانی شب سوا دس بجے میو ہسپتال لاہور میں وفات پاگئیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی صاحبزادی اور حکیم خورشید احمد صاحب شاد مالک خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ کی اہلیہ تھیں۔ وفات کے وقت مرحومہ کی عمر ۲۷ سال تھی۔ چند روز قبل میو ہسپتال لاہور میں ان کا انتڑی کا اپریشن ہوا تھا۔ اپریشن تو بظاہر کامیاب رہا لیکن گذشتہ شب ضعف کے باعث حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے مرحومہ انتقال کرگئیں۔ جنازہ آج صبح لاہور سے ربوہ پہنچ گیا ہے۔ تدفین آج ہی یہاں عمل میں آئے گی۔

ادارہ الفضل محترم مولانا ابوالعطاء صاحب حکیم خورشید احمد صاحب شاد اور دیگر اعزہ سے دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتا ہے، اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین ؛

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

دین کی خدمت کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان سمجھو

ترقی اور کامیابی کے وقت کبھی یہ امر فراموش نہ کرو کہ تمہیں جو کچھ ملا محض دین کی خدمت کی وجہ سے ملا ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۳ جولائی ۱۹۵۴ء، بمقام ناصر آباد (سندھ)

یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے جسے صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

تشہد و تعوذ کے بعد حضور نے سورۂ بقرہ کی ان آیات کی تلاوت فرمائی:۔

ومن الناس من یعجبک قولہ فی الحیٰوۃ الدنیا ویشھد اللہ علیٰ ما فی قلبہ وھو الد الخصام۔ واذا تولیٰ سعیٰ فی الارض لیفسد فیھا ویھلک الحرث والنسل واللہ لا یحب الفساد۔ (بقرہ ع ۲۵)

اس کے بعد فرمایا:۔

میں نے

جن آیات کی تلاوت کی ہے

ان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا میں کچھ ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں کہ جب وہ بیٹھ کر دنیا کی باتیں کرتے ہیں۔ تو تم سمجھتے ہو کہ واہ واہ یہ کتنے عقلمند اور سمجھدار ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ دنیا کے سارے علوم پر حاوی ہیں۔ اور ان کی عقل کو کوئی پہونچ نہیں سکتا۔ اور پھر وہ اپنی دینداری کے متعلق اتنا یقین لوگوں کو دلاتے ہیں کہ کہتے ہیں۔ خدا کی قسم ہمارے دل میں جو نیکیاں بھری ہوئی ہیں ان کو کوئی نہیں جانتا ہم سے مشورہ لیا جائے تو ہم یوں کر دیں۔ ووں کر دیں۔ مگر فرماتا ہے حقیقت کیا ہوتی ہے حقیقت یہ ہوتی ہے کہ بدترین دشمن جو تمہارے ہو سکتے ہیں وہ ان سے بھی زیادہ جھگڑالو اور خطرناک ہوتا ہے۔ وہ ہوتا تمہارے ساتھ ہے۔ وہ مسلمان کہلاتا ہے اور جب کسی مجلس میں بیٹھ جاتا ہے تو ساری مجلس پر چھا جاتا ہے اور اپنی دینداری اور تقویٰ پر قسمیں کھاتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا دل تو قوم کے لئے گھلا جا رہا ہے۔ جب دیکھنے والا اسے دیکھتا ہے اور سننے والا اس کی باتیں سنتا ہے۔ تو وہ سمجھتا ہے یہ قطب الاقطاب بیٹھا ہے مگر فرماتا ہے دنیا میں تمہارے یہود، بھی دشمن عیسائی بھی دشمن ہیں اور قومیں بھی دشمن ہیں مگر یہ ان سے بھی زیادہ خطرناک ہے واذا تولیٰ سعیٰ فی الارض لیفسد فیھا ویھلک الحرث والنسل اور جب کبھی اسے طاقت مل جاتی ہے اسے رسوخ حاصل ہو جاتا ہے۔ حکام تک اس کی رسائی ہو جاتی ہے۔ قوم کا لیڈر بن جاتا ہے۔ تو پھر وہ

فتنہ اور فساد پیدا کرنے کی کوشش

کرتا اور حرث اور نسل کو تباہ کرتا ہے حالانکہ اگر وہ واقعہ میں دیندار ہوتا تو خدا تو فساد نہیں کرتا وہ کیوں اس طریق کو اختیار کرتا جو خدا تعالیٰ کی رضا کے منافی ہے یہ ایک پیشگوئی ہے جو مسلمانوں کے متعلق کی گئی تھی یا یوں کہو کہ

یہ ایک تنبیہ ہے

جو اللہ تعالیٰ نے کی۔ اور بتایا کہ ہمیشہ جب قوم میں رفاہیت آتی ہے۔ ترقی آتی ہے۔ تو ایک گروہ خراب ہو جاتا ہے وہ بھول جاتا ہے۔ اس بات کو کہ ہم کیا تھے اور پھر کیا سے کیا بن گئے قرآن کریم میں ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ اسی مضمون کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ جب انہیں یاد دلایا جاتا ہے کہ تمہاری کیا حیثیت تھی تمہیں تو جو کچھ حاصل ہوا ہے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں نہیں ہم نے جو کچھ حاصل کیا ہے اپنے علم اور زور سے حاصل کیا ہے

میں دیکھتا ہوں کہ

اس قسم کی کیفیت

ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں بھی پیدا ہو رہی ہے حالانکہ قرآن کریم نے واضح الفاظ میں تنبیہ کر دی تھی۔ اور بتا دیا تھا کہ تمہیں عزت ملے گی۔ اور ملے گی اسلام کی وجہ سے۔ مگر تم نے اتنا مغرور ہو جانا ہے کہ حرث اور نسل کو تباہ کرنا شروع کر دینا ہے۔ پھر فرماتا ہے واذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم فحسبہ جہنم ولبئس المھاد۔ (بقرہ ع ۲۵)

جب اسے کہا جائے کہ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ تم دو کوڑی کے بھی آدمی نہیں تھے۔ تمہیں تو جو کچھ ملا ہے سلسلہ کی وجہ سے ملا ہے۔ تمہارا تو فرض ہے کہ سلسلہ کے اموال اور اس کی جائدادوں کی حفاظت کرو تو وہ کہتا ہے میری ہتک کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہاں ممکن ہے تم لوگوں کو فریب دے لو۔ لیکن آخر جہنم تمہارا ٹھکانہ ہے ولبئس المھاد اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔ جہنم بیشک اگلے جہان میں ہے۔ لیکن ایک جہنم ایسے انسان کے لئے اس جہان میں پیدا کر دیا جاتا ہے۔ جب شریف انسان مقابلہ میں کھڑا ہو جاتا ہے تو اسے ایسا جواب ملتا ہے کہ یہی دنیا اس کے لئے جہنم بن جاتی ہے دیکھو ایک غیر احمدی اگر کہتا ہے۔ کہ مجھے اپنے علم اور اپنی طاقت کے زور سے فلاں عزت ملی ہے تو اور بات ہے لیکن ایک احمدی جو بالکل کم حیثیت تھا اگر ایسے

سلسلہ کی وجہ سے مال مل گیا ہے

اگر سلسلہ کی وجہ سے اسے عزت حاصل ہو گئی ہے۔ اگر سلسلہ کی وجہ سے اسے کوئی پوزیشن حاصل ہو گئی ہے۔ اگر سلسلہ کی وجہ سے وہ کارخانوں کا مالک بن گیا ہے تو خدا تو اسے کہے گا کہ تیرے کپڑے کا ہر تار اور تیرے گوشت کی ہر بوٹی اور تیرے آٹے کا ہر ذرہ احمدیت کا ممنون احسان تھا پھر تو نے کیوں غرور کیا اور تکبر سے اپنا سر اونچا کیا۔ بڑا غرور یہ ہوتا ہے کہ ہم نے سلسلہ کی خدمت کی ہے اور خدمت یہ ہوتی ہے کہ دس یا پندرہ روپیہ چندہ دیا ہوتا ہے۔ حالانکہ میں بھی ہوں ہزاروں روپیہ چندہ دیتا ہوں اور سالہا سال مفت کام کرتا ہوں اگر دس یا پندرہ روپے دینے کی وجہ سے انکا حق ہے کہ وہ سلسلہ کے اموال سے ناجائز فائدہ اٹھائیں تو پھر میرا تو یہ حق ہونا چاہیئے کہ میں سلسلہ کی ساری جائدادوں پر قبضہ کر لوں کیونکہ میں نے پچاس سال تک مفت کام کیا ہے اور لاکھوں روپیہ چندوں میں دے چکا ہوں لیکن یہ بیہودہ بات ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے مجھے نیکی کی توفیق دی اگر اس کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو میں اتنی خدمت نہ کر سکتا۔

حقیقت یہ ہے

کہ وہ لوگ جن کے دلوں میں نیکی ہوتی ہے۔ وہ جس قدر خدمت سر انجام دیتے ہیں اسی قدر ان خدمات کو خدا تعالیٰ کا احسان سمجھتے ہیں۔ لیکن ایک اور آدمی دس ہزارواں حصہ بھی چندہ نہیں دیتا اور وہ چندوں کا احسان جتا کر سلسلہ کے اموال پر ناجائز قبضہ کرنا چاہتا ہے اس قسم کی بے شرمی اور بے حیائی کر نے والے کو مسلمان کہلانا تو الگ انسان کہلاتے ہوئے بھی شرم آنی چاہیئے ایسے ہی لوگ ہیں جیسے قرآن کریم میں آتا ہے کہ اولٰئک کالانعام بل ھم اضل یعنی یہ لوگ اپنی بے حیائی اور بے شرمیوں کی وجہ سے

جانوروں سے بھی بدتر ہیں

کتوں میں بھی حیا پائی جاتی ہے اور جس ہاتھ سے وہ روٹی کھاتے ہیں اس کو نہیں کاٹتے مگر یہ جس ہاتھ سے روٹی کھائیں گے اسی کو کاٹیں گے۔ اور جس کی وجہ سے انہیں اعزاز حاصل ہوا ہے۔ اس کو نقصان پہنچائیں گے پس یقیناً ان سے کتا افضل ہے اور یہی قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔ کتوں میں جب جنون کا مادہ پیدا ہو جائے تو اس وقت وہ زنجیریں تڑا کر بھاگ جاتے ہیں تاکہ وہ اس جنون کی حالت میں بھی اپنے مالک یا اس کے بچہ یا اس کی بیوی یا اس کے نوکر کو نہ کاٹ لیں پس جو حرکت ایک کتا اپنے جنون کی حالت میں بھی نہیں کرتا۔ اگر وہی حرکت بعض لوگ عقل سلیم رکھتے ہوئے کریں۔ اور پھر یہ چاہا کریں کہ ہم ان کو انسان سمجھیں تو یہ ان کی بیوقوفی ہوگی۔ اور یا پھر وہ ہم کو بیوقوف سمجھتے ہوں گے کہ ہم ان کو اس حالت میں بھی انسان سمجھیں *

انڈونیشیا کی احمدی جماعتوں کی گیارھویں کامیاب سالانہ کانفرنس

ملک کے طول و عرض سے ہزارہا انڈونیشین احمدیوں کی شرکت کے ایمان افروز نظارے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کے روح پرور پیغامات

از مکرم میاں عبدالحی صاحب مبلغ انڈونیشیا بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

جماعت احمدیہ انڈونیشیا ہر سال کانفرنس منعقد کیا کرتی ہے۔ یہ طریق فروری ۱۹۵۰ء سے جاری ہے۔ اس موقعہ پر تربیتی و تبلیغی تقاریر بھی کی جاتی ہیں۔ جس میں شمولیت کا جماعت کے ہر شخص کو حق حاصل ہوتا ہے۔ اور بقیہ اوقات میں مجلس شوریٰ بھی منعقد کی جاتی ہے۔ جس میں جماعتوں کے منتخب نمائندگان مختلف تجاویز پر بحث کرتے ہیں۔ ہماری جماعت کی دسویں سالانہ کانفرنس نہایت کامیابی کے ساتھ انڈونیشیا کے ثقافتی مرکز جوگجاکارتا میں ۱۹۵۹ء میں ماہ جولائی میں منعقد ہوئی تھی۔ اس موقعہ پر یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ آئندہ یعنی گیارھویں سالانہ کانفرنس بانڈونگ کے شہر میں منعقد ہوگی۔

شہر بانڈونگ کا تاریخی پس منظر

بانڈونگ گزشتہ چند سال سے بین الاقوامی شہرت کا مالک بن چکا ہے۔ یہ وہ شہر ہے جہاں اپریل ۱۹۵۵ء میں ایشیا اور افریقہ کے تقریباً ۳۰ ممالک کے چوٹی کے لیڈر ایشیا اور ممالک کے مخصوص سیاسی و اقتصادی مسائل پر بحث کے لئے اکٹھے ہوئے تھے جہاں تاریخی فیصلے ہوئے علاوہ ازیں اس شہر میں متعدد بین الاقوامی نوعیت کے اجلاس منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ یہ شہر مغربی جاوا کا دار الحکومت ہے۔ اور نہایت پُرفضا اور خوبصورت علاقہ میں واقعہ ہے۔ اس کے ارد گرد قدرت کے بعض حسین ترین مناظر پائے جاتے ہیں۔ جو ہر سال دنیا کے مختلف ممالک کے ہزاروں سیاحوں کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ اس شہر کو جماعتی لحاظ سے بھی بعض خصوصیات حاصل ہیں۔ اس جگہ ۱۹۳۵ء میں جماعت احمدیہ اور مخالفین کے درمیان ایک مشہور مناظرہ ہوا تھا۔ اس موقعہ پر جماعت کی طرف سے حضرت مولوی رحمت علی صاحب مرحوم۔ مکرم جناب مولوی ابوبکر ایوب صاحب اور مکرم جناب مولوی محمد صادق صاحب مناظر کی حیثیت سے شامل ہوئے تھے دوران مناظرہ میں مخالف مناظر نے طنزیہ رنگ میں کہا کہ جس شہر (بانڈونگ) میں مناظرہ ہو رہا ہے۔ وہاں ابھی جماعت احمدیہ کی شاخ بھی موجود نہیں۔ ہم نے تو اس چیلنج کا کوئی جواب نہ دیا تھا۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے دیا اور خوب دیا۔ وہ اس طرح کہ اب اس شہر بانڈونگ میں خدا کے فضل سے ایک مخلص مضبوط اور بڑی جماعت موجود ہے۔ جماعت کی اپنی مسجد بھی ہے۔ یہ مسجد ۱۹۴۸ء میں مکرم جناب مولوی عبدالواحد صاحب کی کوششوں کے نتیجہ میں تعمیر ہوئی تھی اس مسجد میں گاروت کی جماعت (گاروت کا شہر بانڈونگ کے جنوب مشرق میں ۴۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے) نے بہت بڑا حصہ لیا تھا۔

جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کی دوسری کانفرنس آج سے دس سال قبل دسمبر ۱۹۵۰ء میں اسی شہر میں منعقد ہوئی تھی خدا کے فضل سے اس وقت سے لیکر ہر سال کانفرنس میں شریک ہونے والوں کی تعداد میں برابر اضافہ ہوتا رہا ہے۔

کانفرنس کی تیاری اور مشکلات

بانڈونگ میں کانفرنس سے کئی ماہ قبل ورکنگ کمیٹی مقرر کی گئی۔ انڈونیشیا میں گرانی حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ لیکن اس کے مقابل پر آمد میں اس نسبت سے اضافہ نہیں ہو رہا۔ بعض اشیاء کی قیمتیں گزشتہ تین سال میں چھ سات بلکہ دس گنا تک بڑھ گئی ہیں۔ گو بعض اشیاء کے نرخ دو گنے یا تین گنے ہوئے ہیں۔ اوسطاً اخراجات پہلے سے چار پانچ گنا بڑھ گئے ہیں۔ بر خلاف اس کے آمد بمشکل دوگنی ہوئی ہوگی۔ ایسے حالات میں لوگوں کو خصوصاً غریب اور متوسط طبقہ کو جن پریشانیوں کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ اس کا اندازہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے چونکہ انڈونیشیا کا ملک حد درجہ زرخیز ہے۔ اس لئے گرانی کے باوجود لوگ کسی نہ کسی طرح گزارہ کر لیتے ہیں۔ لیکن جن لوگوں کا گزارہ صرف تنخواہ پر ہو۔ ان کا تو اللہ ہی مالک ہے۔

ایک تو غیر معمولی گرانی کی وجہ سے دوسرے اس وجہ سے بھی کہ شامل ہونے والوں کی تعداد ہر سال تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اور پھر ان کے لئے نہ صرف خوراک کے لئے بلکہ رہائش کے لئے بھی زیادہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ کانفرنس کے اخراجات پہلے سے کئی گنا بڑھ گئے ہیں۔ لیکن کانفرنس فنڈ کی آمد میں اس نسبت سے اضافہ نہیں ہوا۔ تجربہ بتاتا تھا کہ مالی سال کے آخر تک جو رقم فنڈ جلسہ سالانہ کی مد میں جمع ہوگی۔ وہ کسی صورت میں بھی کانفرنس کے اخراجات کے لئے مکتفی نہ ہو سکے گی۔ شروع سے ہی اخراجات میں کمی کرنے کے لئے دوسرے ذرائع پر غور اور عمل درآمد کیا گیا۔ اس سلسلہ میں بعض جماعتوں نے قابل تعریف نمونہ پیش کیا۔ مثلاً انڈونیشیا کے دار الحکومت جاکرتہ کی لجنہ اماء اللہ نے یہ فیصلہ کیا کہ ہر گھر میں ہر دفعہ چاول پکاتے وقت ایک مٹھی بھر چاول علیحدہ کر کے رکھے جائیں۔ اس طرح جو چاول جمع ہوں وہ مہمانوں کے لئے استعمال کئے جائیں۔ اس سلسلہ میں بانڈونگ کی جماعت نے بھی بہت اچھا نمونہ پیش کیا۔ اس جماعت کے بعض دوستوں نے اس غرض سے قربانی کے جانور پالے تاکہ کانفرنس کے موقعہ پر انہیں مہمانوں کی ضیافت کے لئے استعمال کیا جا سکے۔ ایک باغ میں سبزی لگائی گئی۔ اور پھر جماعت کے نام پر ایک تالاب میں مچھلیاں خاص طور پر کانفرنس کے لئے پالی گئیں۔

کانفرنس کیلئے اجازت کا حصول

انڈونیشیا میں کئی سال سے مارشل لا جاری ہے۔ اس سلسلہ میں بعض علاقوں میں اس قانون کا نفاذ دوسرے علاقوں کی نسبت زیادہ شدت سے کیا جاتا ہے۔ مغربی جاوا کا علاقہ بھی انہیں علاقوں میں سے ایک ہے۔ یہ علاقہ دار الاسلام تحریک کا مرکز ہے۔ حکومت کروڑوں روپیہ خرچ کر چکی ہے لیکن باغی ہیں کہ برابر حکومت اور رعایا کو تنگ کئے رکھتے ہیں۔ انہیں وجوہات کی بناء پر مغربی جاوا میں مارشل لا زیادہ سختی سے نافذ ہے۔ اور جلسے میٹنگز وغیرہ منعقد کرنے پر عام طور پر پابندیاں عائد ہوتی ہیں۔ عام طور پر جلسے وغیرہ منعقد نہیں کر سکتیں۔ ملک کی اس حالت کی وجہ سے خالص مذہبی جماعتوں کے لئے بھی حصولِ اجازت میں روکیں پیدا ہوتی رہتی ہیں چنانچہ بانڈونگ میں کانفرنس منعقد کرنے کے لئے بھی کافی جدوجہد کرنا پڑی۔ ورکنگ کمیٹی کے صدر جناب حسن احیا رباوی صاحب کی شب و روز کوششوں کے نتیجہ میں آخر ہمیں کانفرنس کرنے کی اجازت مل ہی گئی۔

رہائش کا انتظام

ابتدائی سالوں میں مہمانوں کی رہائش کا سوال اتنا مشکل نہ تھا۔ کیونکہ آنے والوں کی تعداد چند صد افراد سے متجاوز نہ ہوتی تھی۔ اس لئے باہر سے آنے والے احباب کو مقامی جماعت کی مسجد اور گھروں میں ٹھہرا دیا جاتا تھا۔ ہال تبلیغی جلسہ، جلسہ استقبالیہ اور جلسہ شوریٰ کے لئے جگہ کرایہ پر لینا پڑتی تھی۔ لیکن جب سے کانفرنس میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھنی شروع ہوئی۔ رہائش کا مسئلہ کافی پیچیدہ بن گیا ہے۔ ہماری جماعت کے لئے تو ممکن ہی نہیں۔ کہ دوسری جماعتوں کی طرح بڑے بڑے ہوٹل کرایہ پر لے کر مہمانوں کی رہائش کا انتظام کیا جائے۔ اگر ایسا کیا جائے تو سال کے چندہ کا معتد بہ حصہ ہوٹلوں کے کرایہ کی نذر ہی ہو جائے۔ پھر ابھی تک انڈونیشیا میں کوئی مرکزی جگہ بھی ایسی نہیں۔ جہاں مستقل رہائش گاہ بنا کر اس مسئلہ کو حل کیا جا سکے۔ اور نہ ہی احباب جماعت کے مکان اتنی کثرت سے ہیں کہ سارے مہمان سما سکیں اس لئے مجبوراً ہمیں بعض جگہیں کرایہ پر لینی پڑتی ہیں۔ لیکن ایسی جگہوں کا تلاش کرنا بھی دردِ سر سے کم نہیں ہوتا۔ لیکن اس وقت تک یہ مسئلہ کسی نہ کسی طرح حل ہو ہی جاتا رہا ہے بانڈونگ کے لئے بھی خدا تعالیٰ نے ایک ایسی صورت پیدا کر دی۔ بانڈونگ کی جماعت کے صدر جناب شکری برباوی صاحب نارمل سکول کے ہیڈ ماسٹر رہ چکے ہیں۔ اور ریٹائر ہونے سے قبل وہ نارمل سکول بانڈونگ کے ہی ہیڈ ماسٹر تھے۔ ان کی کوششوں کے نتیجہ میں ہمیں نارمل سکول کی وسیع عمارت مہمانوں کی رہائش کے لئے مل گئی۔ لیکن یہ عمارت بھی تمام مہمانوں کی ضروریات کے لئے مکتفی نہ ہو سکتی تھی۔ اس لئے ہمارے ایک اور احمدی دوست جناب شو جادی صاحب جو کہ پی ٹی سکول بانڈونگ میں ہیڈ ماسٹر ہیں کی مساعی کے نتیجہ میں ہمیں پی ٹی سکول کی عمارت بھی مل گئی۔ اس کے علاوہ احتیاطاً مزید ایک سکول اور ایک ہوسٹل کی عمارت حاصل کی گئی۔

اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ

انڈونیشیا کے مخصوص حالات کے پیش نظر خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بھی کانفرنس کے ایام میں ہی کانفرنس سے چند روز قبل منعقد کیا جاتا ہے۔ پہلے یہ اجتماع گاروت میں صرف ایک روز کے لئے ہوا

دوسرا اجتماع ہو گیا کی کانفرنس سے قبل تین روز تک رہا تھا اس دفعہ بانڈونگ میں بھی خدام الاحمدیہ کا اجتماع کانفرنس سے معاً قبل ہی کیا گیا۔ اجتماع ۱۷ جولائی کی شام کو شروع ہو کر ۲۲ کی صبح کو ختم ہوا

کانفرنس کی ابتداء

کانفرنس کے لئے ۲۲، ۲۳ اور ۲۴ جولائی کی تاریخیں مقرر تھیں۔ گو اکا دکا مہمانوں کی آمد قریباً ایک ہفتہ قبل ہی شروع ہو گئی تھی۔ لیکن ۲۱ کی شام سے زیادہ تعداد میں مہمان آنا شروع ہو گئے اور مہمانوں کا اکثر حصہ ۲۲ یعنی جمعہ کو صبح اور دوپہر کو بانڈونگ وارد ہوا مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ بھی علالت کی وجہ سے جمعہ کے روز ہی جاکرتا سے بانڈونگ پہنچے (بالعموم مکرم جناب شاہ صاحب کانفرنس سے کئی روز قبل مختلف امور کی سرانجام دہی کے لئے پہنچ جایا کرتے ہیں) ان کی علالت کی وجہ سے مکرم جناب مولوی امام الدین صاحب نے خطبہ جمعہ پڑھا اور جماعتی ترقی کے لئے دعوت اور دعا پر زور دیا۔ چونکہ مسجد کی جگہ نماز جمعہ کے لئے مکتفی نہ ہو سکتی تھی۔ اس لئے نماز جمعہ نارمل سکول کے احاطہ میں ہی پڑھائی گئی۔

نماز جمعہ کے بعد ۳ بجے کانفرنس کا افتتاح تلاوت قرآن کریم (از مکرم جناب مولوی محمد زہدی صاحب) اور دعا از زیر صدارت مکرم جناب شاہ صاحب سے ہوا۔ اس کے بعد صدر ورکنگ کمیٹی مکرم جناب حسن رحایہ ہادی صاحب (یہ دوست انڈونیشیا کی جماعت کے مخلص ترین افراد میں سے ہیں اور گورنمنٹ کے ممتاز عہدوں پر فائز ہونے کے باوجود ایثار اور منکسر المزاجی کا مجسمہ ہیں) نے لکھی ہوئی افتتاحی تقریر پڑھی جس میں حسب دستور سب کا شکریہ ادا کرنے کے بعد اس امر کا اظہار کیا کہ اس جلسہ میں شامل ہونے والے دوست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں اور یہ کہ اگر ہماری طرف سے مہمان نوازی میں کمی رہ گئی ہے۔ تو احباب ہمیں معاف فرمائیں۔ آپ نے رقت بھری آواز میں استقبالیہ تقریر پڑھی۔ اس کے بعد صدارت کے فرائض مکرم جناب صدر صاحب عہدیداران مرکزیہ یعنی راڈین ہدایت صاحب کے سپرد کئے گئے۔ آپ نے بھی اپنی تقریر میں حسب دستور تمام متعلقہ افراد (جماعت وغیر از جماعت و حکومت) کا شکریہ ادا کیا۔ اور بانڈونگ میں دس سال قبل منعقدہ کانفرنس کا موجودہ کانفرنس سے مقابلہ کر کے جماعت کی مسلسل ترقی پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد مکرم جناب رئیس التبلیغ صاحب نے حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے پیغامات جماعت انڈونیشیا کے نام پڑھ کر سنائے۔ ہمارے لئے یہ امر بڑی خوشی اور اطمینان کا موجب ہے کہ ہمارے امام ہمام نے باوجود علالت اور کمزوری کے ہمارے نام پیغام بھجوایا۔ ایسی حالت میں یہ امید نہیں کی جا سکتی کہ حضور کوئی لمبا پیغام بھجوائیں۔ حضور نے اپنے پیغام میں جماعت کو تبلیغی مساعی کو تیز سے تیز تر کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ ملک جلد احمدیت کی آغوش میں آجائے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی جماعت کو تبلیغ۔ تربیت وغیرہ امور کی طرف دلنشین اور موثر پیرایہ میں توجہ دلائی۔

اس کے بعد مکرم و محترم جناب رئیس التبلیغ صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں اس امر کا اظہار کیا کہ خواہ ہمارے راستہ میں لاکھوں روکاوٹیں ہوں احمدیت ضرور کامیابی سے ہمکنار ہوگی۔ یہ خدا کی ایک اٹل تقدیر ہے جسے کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ آپ نے احباب جماعت کو اس طرف توجہ دلائی کہ وہ اس ہستی کو نمونہ بنائیں جسے خدا نے کامل نمونہ قرار دیا ہے۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے پیغامات درج ذیل ہیں۔

پیغام حضور اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

"تبلیغ پر زور دیں۔ بہت مدت سے وہاں تبلیغ جاری ہے اور اس وقت تک سارا ملک احمدی ہو جانا چاہیئے تھا۔ آپ کا علاقہ اسلام کے پھیلنے کے لئے بہت مفید ہے۔ آپ کو تبلیغ کی طرف بہت توجہ کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنا فرض ادا کرنے کی توفیق دے اور آپ کی زبان میں اثر پیدا کرے۔ آمین"

پیغام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (ایم اے)

"برادران جماعت احمدیہ انڈونیشیا!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کو جماعت کے سالانہ اجتماع کی اجازت مل گئی ہے۔ اور وہ ۲۲ تا ۲۴ جولائی ۱۹۶۰ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب اور مبارک کرے اور اس کے بہترین نتائج پیدا ہوں۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں جماعت احمدیہ خدائی ارشاد کے ماتحت اسلام کی خدمت اور اسلام کی اشاعت کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ کوئی نیا دعویٰ نہیں تھا بلکہ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور ظلیت میں آپ کے لائے ہوئے دین کی خدمت اور اشاعت کے لئے مبعوث کئے گئے تھے۔ یہ خدمت تین طرح سے ادا کی جا سکتی ہے۔ اوّل اپنی زندگیوں کو اسلام کے طریق پر ڈھالنے اور اسلام کی تعلیم کے مطابق بنانے سے تا کہ جماعت کا ہر فرد اسلام کی پاک تعلیم کا نمونہ بن جائے۔ دوسرے اس طرح کہ اوپر کے دونوں کاموں کو سرانجام دینے کے لئے آپ لوگ اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی قربانی سے کام لیں اور اپنے عمل سے ثابت کر دیں کہ آپ کی زندگیاں اسلام اور احمدیت کے لئے وقف ہیں۔

اوپر کے تین کاموں کی تکمیل کے لئے دو باتیں خاص طور پر ضروری ہیں۔ ایک یہ کہ آپ اپنی مستورات میں اسلام اور احمدیت کی تعلیم پھیلائیں اور ان کو تلقین کریں کہ وہ اپنی زندگیوں کو اسلام کے مطابق ڈھالیں اور اسلام کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانی کرنے کے لئے تیار رہیں۔ دوسرے یہ کہ آپ اپنی آئندہ نسل کی اور بچوں کی ایسے رنگ میں تربیت کریں کہ وہ بھی آپ کی طرح اسلام کے خادم اور مجاہد بن جائیں۔ تا کہ یہ سلسلہ آپ ہی پر ختم نہ ہو جائے۔ بلکہ نسلاً بعد نسلٍ قیامت تک اپنی مقدس روایات کے ذریعہ چلتا چلا جائے۔

یاد رکھو کہ اب خدا کی ازلی تقدیر اسلام کو غالب کرنے کے لئے حرکت میں ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق وہ دن قریب آرہا ہے کہ اسلام اور مسلمان خدا کے فضل سے سارے دوسرے مذہبوں اور ساری دوسری قوموں پر غالب ہو جائیں گے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام پورا ہوگا کہ:۔

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے
محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد

یہ خدائی تقدیر ہے جو پوری ہو کر رہے گی اور جو لوگ اس تقدیر کے پورا کرنے میں حصہ لیں گے وہ خدا کے غیر معمولی انعاموں کے وارث بنیں گے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے کہ ؎

بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسماں است ایں بہر حالت شود پیدا

والسلام

خاکسار آپ کا دینی بھائی

دستخط (مرزا بشیر احمد)

ربوہ مغربی پاکستان ۵-۶-۶۰"

ان دو پیغامات اور مکرم جناب رئیس التبلیغ صاحب کی افتتاحی تقریر کے وقت احباب پر رقت کی کیفیت طاری تھی۔ جماعت بانڈونگ نے ایک ہزار مہمانوں کا اندازہ لگایا تھا۔ لیکن شامل ہونے والوں کی تعداد ۱۴۰۰ سے متجاوز ہو گئی جو گجا کارتا میں بھی شروع میں تین صد کا اندازہ لگایا گیا تھا۔ بعد میں ۴۰۰ کا اندازہ کیا گیا۔ لیکن شامل ہونے والوں کی تعداد ۸۰۰ سے بڑھ گئی۔ اس دفعہ بانڈونگ میں بھی اندازہ سے بڑھ کر دوست شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شامل ہونے والوں کی تعداد ترقی کر رہی ہے جو گجا کارتا میں اور اس دفعہ بانڈونگ میں بھی کسی قدر قادیان اور ربوہ کے جلسہ سالانہ کی جھلک نظر آ رہی تھی۔ ہمارے یحییٰ پونتو صاحب جو کئی سال پاکستان میں سفارت انڈونیشیا میں ممتاز عہدہ پر کام کر چکے ہیں اور اس کے بعد افغانستان میں بھی حکومت انڈونیشیا کے ناظم الامور رہ چکے ہیں (انہیں زمانہ طالب علمی میں قادیان میں بھی کئی سال رہنے کا موقعہ ملا ہے) ان کی آنکھوں سے بھی آنسو رواں تھے۔ اور کہہ رہے تھے یہ جلسہ دیکھ کر قادیان یاد آرہا ہے۔ الحمد للہ علی انعامہ یہ پہلا اجلاس ۵½ بجے بخیر و عافیت ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس:۔ مغرب و عشاء کی نمازوں اور طعام کے بعد دوسرا اجلاس ۷½ بجے شروع ہوا۔ جناب صدر صاحب عہدیداران مرکزیہ نے اعلان کیا کہ مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ۔ مجلس ناصرات الاحمدیہ۔ اور لجنہ اماء اللہ اپنے اپنے اجلاس منعقد کریں گی اس اعلان کے بعد یہ اجلاس ختم ہوا۔ اور ہر ایک مرکزی تنظیم نے قریباً نصف شب تک اپنا اجلاس جاری رکھا۔

دوسرے روز کا پہلا اجلاس دوسرے روز یعنی ۲۳ کو پہلا اجلاس صبح ۸ بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ اس کے بعد صدر مکرم جناب ہدایت صاحب نے دوستوں کو بعض ہدایات دیں۔ خصوصاً اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ کوئی دوست اجازت کے بغیر اجلاس سے اٹھ کر نہ جائیں۔ اس کے بعد مکرم جناب عبدالرحمن صاحب جنرل سیکرٹری جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا نے سال رواں کی رپورٹ پیش کی۔ جس میں مرکزی عہدیداران کے کام کی رپورٹ کے علاوہ جماعتوں نے جس رنگ میں کام کیا۔ اور جو جو کامیابیاں ہمیں نصیب ہوئیں ان کا بھی ذکر تھا۔ رپورٹ دلچسپ۔ باترتیب اور ٹھوس معلومات پر مشتمل تھی اس سے پہلے جس قدر سالانہ رپورٹیں پیش کی گئی تھیں۔ ان میں سب سے زیادہ واضح یہ رپورٹ تھی۔ (باقی)

امیر جماعت احمدیہ عراق کے لئے دعا کی درخواست

اس ہفتہ بغداد سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم الحاج عبداللطیف نور محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ عراق کو اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرما دی ہے اور اب صرف نقاہت باقی ہے۔ احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

(وکیل التبشیر تحریک جدید)

سفرِ حج بیت اللہ شریف

(از مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے نائب وکیل المال)

(سابقہ قسط کیلئے ملاحظہ فرمائیے الفضل مورخہ ۹/۶/۶۰ء)

(قسط ۹)

خدمتِ خلق

الحمد للہ کہ ہمیں حسب توفیق خدمتِ خلق کا موقعہ بھی ملتا رہا۔ ہمارے احاطہ واقعہ منیٰ میں بعض حجاج ہماری طرح کمرہ میں رہتے تھے۔ جس کا کرایہ سو ریال تھا۔ اور اکثر نے صحن میں شامیانے کے نیچے وقت گزارا۔ تاہم انہیں تین چار ریال شامیانے کا کرایہ ادا کرنا پڑا۔ ایسے حجاج میں سے چند ایک کو میں نے بخار میں مبتلا پایا۔ پیٹنٹ ادویات ہمارے پاس تھیں۔ اور شیخ مبارک احمد صاحب کے پاس تو کونین کا خاصہ سٹاک معلوم ہوتا تھا۔ چنانچہ بخار کے مریضوں کو پہلے اسپرین استعمال کرائی گئی پھر کونین کی گولیاں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل کر دیا اور وہ ہمیں دعائیں دینے لگے اور ان میں سے بعض حیران ہو جاتے کہ احمدی نہ صرف حج کرتے ہیں بلکہ بلا امتیاز فرقہ حجاج کی خدمت بھی کرتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور باتوں میں بھی ہم نے مخلوقِ خدا کی خدمت کا خیال رکھا۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

آئندہ منزل کی تیاری

منیٰ میں حجاج جوق در جوق ڈیرے ڈالتے ہوئے دیکھے گئے حتیٰ کہ شام تک یہ وسیع و عریض وادی بھی تنگ ہو کر رہ گئی۔ ہمارے اپنے احاطہ کا یہ حال تھا کہ صحن میں بھی شامیانے تھے۔ اور ارد گرد بھی شامیانے و خیمے۔ احاطے کے گیٹ کے پاس دائیں بائیں بیوت الخلاء زمین میں بلد کر کے بنائے گئے تھے۔ شام کو ہمارے معلم نے اعلان کر دیا۔ کہ دوسرے روز یعنی ۹ ذی الحج کو علی الصبح لاریاں احاطہ کے باہر کھڑی ہونگی۔ حجاج کو چاہیئے کہ عرفات جانے کے لئے تیار رہیں چنانچہ ہم نے رات کو ہی چائے بنا کر تھرماس بوتل میں رکھ لی۔ اور بسکٹ وغیرہ کا اہتمام تو مکرم پراچہ صاحب اور مکرم خورشید صاحب نے پہلے ہی کیا ہوا تھا نیز پانی کے مشکیزوں کو بھی بھر کر رکھ لیا۔ تا سفر میں پانی کی تکلیف نہ ہو۔ حسب معمول ذکر الٰہی کرتے ہوئے ہم سب سو گئے۔ اور پھر حسب معمول تہجد ادا کرنے کے لئے اٹھے۔ پہلے تہجد کے بعد ہم قدرے آرام کر لیا کرتے تھے۔ لیکن آج کے دن تہجد اور فجر کے درمیانی وقفہ میں سامان باندھا اور ایک لاری میں اولیت کا مقام حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔

میدانِ عرفات

منیٰ سے قریباً ۹ میل دور مشرق کی طرف طائف کی جانب عرفات کا وسیع میدان ہے آمد و رفت میں سہولت پیدا کرنے کے لئے ان دونوں مقامات کے درمیان چار چار سڑکیں دوڑتی ہیں جن میں سے دو تو نہایت عمدہ کشادہ اور پختہ سڑکیں ہیں۔ طلوعِ شمس کے بعد منیٰ سے روانہ ہو کر ہم قریباً ڈیڑھ گھنٹہ میں ایک پہاڑی کے پاس آ کر رک گئے۔ اس میدان میں ہر ایک معلم کے لئے معین مقامات اپنے اپنے حجاج کے لئے مخصوص کئے گئے تھے۔ اور ہر معلم نے اپنے اپنے پلاٹ میں اپنا امتیازی نشان بلند کر کے نمایاں کیا ہوا تھا۔ چاروں طرف جہاں تک نظر جاتی تھی شامیانے اور خیمے ہی نظر آتے تھے۔ ہمارے معلم کا نشان ہوائی جہاز تھا۔ چنانچہ اس نے ایک بلند بانس پر لکڑی کا ہوائی جہاز بنوا کر نمایاں کیا ہوا تھا ——— حسن اتفاق سے عرفات میں بھی جس پہاڑی کے قریب میں ہم آ کر رکے اور جہاں ہم نے اپنے معلم کا پلاٹ پایا۔ وہ جبل الرحمۃ کے نام سے مشہور تھی۔ یہ پہاڑی اس روایت کی وجہ سے اکثر حجاج کا مرجع تھی کہ وہاں حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تھی ——— یہ روایت درست تھی یا نادرست۔ بہر حال ہمیں توبۃ النصوح کی طرف متوجہ کرا گئی۔ اور ہم صدق دل سے اپنے گناہوں کے اعتراف اور ان کی بخشش کے طلبگار ہوئے۔ ۹ ذی الحج کو میدان عرفات جسے عرفہ بھی کہتے ہیں میں پہنچنا ہی دراصل حج ہے۔ اور یہ سعادت حاصل کرنا محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے۔ آج یوم الحج تھا اور ساتھ ہی یوم الجمعہ بھی۔ ہمیں حج اکبر کا میسر آنا اللہ تعالیٰ کا عظیم الشان احسان تھا۔ ہم میں سے ہر ایک محسوس کر رہا تھا کہ اگر یہاں پہنچنا ہمارے اعمال پر منحصر ہوتا تو ہم قطعاً اس کی توفیق نہ پاتے۔ یہ محض اور محض اس رحیم و کریم خدا کا فضل ہے۔ جس نے ہمیں وہاں پہنچا دیا۔ سو اس احساس کے ساتھ جس خوشی اور انبساط کی لہر بجلی کی طرح ہمارے جسموں میں دوڑ رہی تھی وہ نوک قلم پر لانا ممکن نہیں۔ جونہی ہم نے لاری سے اتر کر اپنا قدم اس مقدس میدان میں رکھا ہم چاروں فرط مسرت سے مبارک باد کہتے ہوئے ایک دوسرے سے بغلگیر ہو گئے ——— خوشی کے اس بحر بیکراں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کا پر کیف جذبہ ہم پر مستولی تھا۔ جو قدم قدم پر ہماری راہنمائی کر رہا تھا۔ وضو وغیرہ کر کے شکرانہ کے نوافل ادا کئے اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے پر سوز لمبی دعا کرائی۔

ہمارے معلم نے ہمارے لئے ایک خیمہ نصب کروا رکھا تھا۔ پاس ہی بوریوں سے بیت الخلاء کی قنات تھی۔ اس خدمت کی فیس بھی قریباً سو ریال تھی ——— پانی حسب سابق کبھی آٹھ آنے کنستر اور کبھی ایک روپیہ کنستر کے حساب سے ملتا رہا عرفات میں پراچہ صاحب خورشید صاحب شیخ صاحب اور خاکسار کے علاوہ ایک پانچویں دوست بنام چوہدری محمد علی صاحب باجوہ سیالکوٹ بھی ہمارے گروپ میں آ شامل ہوئے۔ جو مکہ میں واپسی تک ہمارے ساتھ رہے۔ عرفات میں شام تک ذکر الٰہی کرتے ہوئے وقت گزارنا تھا سو کبھی تلاوت قرآن کریم کی جاتی کبھی دیگر مسنون وظائف پڑھے جاتے متعدد مرتبہ پر سوز اجتماعی دعائیں ہوئیں۔ ایک مرتبہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی دعائیہ تفسیر جو آپ نے گزشتہ رمضان کے ماہ میں آخری چند سورتوں کی بیان فرمائی تھی وہ پڑھی گئی ——— قارئین کرام کی واقفیت کے لئے عرفہ کی چند ایک مسنون دعائیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

۱۔ درود شریف جو نماز میں پڑھا جاتا ہے

۲۔ لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ۔ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیءٍ قدیر۔

۳۔ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃً وفی الآخرۃ حسنۃً وقنا عذاب النار۔

۴۔ اللھم اجعل فی قلبی نوراً و فی سمعی نوراً وفی بصری نوراً۔ اللھم اشرح لی صدری ویسر لی امری۔ اللھم یا رفیع الدرجات ومنزل البرکات و فاطر الارضین والسمٰوٰت ضجت الیک الاصوات بصنوف اللغات نسألک الحاجات وحاجتی ان لا تنسانی فی دار البلاء اذا نسینی اہل الدنیا۔

کھانا اور نمازیں

عرفہ میں ہمیں دوپہر کا کھانا ہمارے معلم کی طرف سے دیا گیا جو پلاؤ اور پیاز وغیرہ کی چٹنی پر مشتمل تھا۔ بھوک سخت لگی ہوئی تھی۔ کھانے کے لطف میں نمایاں اضافہ ہو گیا اتنا سیر ہو کر کھایا کہ سحری تک کفایت کر گیا مسجد نمرہ جو عرفہ میں مشہور مسجد ہے میں شاہ سعود نے خطبہ حج دیا۔ ظہر اور عصر کی نمازیں قصر کر کے جمع کی گئیں۔ ہم نے اپنے ماحول میں کسی کو جمعہ وغیرہ کے لئے خیمہ سے دور جاتے ہوئے نہیں دیکھا۔ گرمی اس قدر شدید تھی کہ الامان۔ غالباً سب نے اپنے اپنے خیمہ میں نمازیں پڑھیں۔ ہمارے خیمہ میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے جماعت کرائی لاؤڈ سپیکر کا کوئی انتظام نہ تھا۔ دوسرے تیسرے روز اخبار کے ذریعہ خطبہ کا مضمون معلوم ہوا۔ نیز بعض ضروری کوائف کا علم ہوا

مثلاً :۔

۱۔ حج کے دن شاہ سعود کی خدمت میں اکنافِ عالم سے مبارکباد اور دعاؤں کے تار موصول ہوئے۔

۲۔ امسال کل حجاج کی تعداد سات لاکھ تھی ———

۳۔ سعودی عرب کے بعد تعداد میں سب سے زیادہ مصری تھے یعنی قریباً اڑتیس ہزار۔ ایرانی قریباً اٹھائیس ہزار۔ ہندوستانی قریباً بیس ہزار اور پاکستانی قریباً نو ہزار

۴۔ خاص حج کے ایام میں قریباً ڈیڑھ سو افراد روزانہ فوت ہوئے۔

۵۔ امسال عرفات کے دن درجہ حرارت ۱۲۷ فارن ہیٹ تھا۔

عصر کا وقت ہوا ہی تھا کہ عرفات سے خیمے اکھڑنے شروع ہو گئے غروب شمس کے وقت ہم اپنی لاری میں سوار ہو گئے۔ یہاں سے گو مغرب کے بعد کوچ کرنا ہوتا ہے لیکن مغرب کی نماز یہاں پڑھنے کا حکم نہیں۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں آئندہ منزل یعنی مزدلفہ میں جمع کر کے پڑھنی ہوتی ہیں۔ لہٰذا غروب شمس کے بعد ہمارے قافلے نے مزدلفہ کی طرف کوچ کیا۔ راستہ کی ضرورت کے لئے پانی کے مشکیزے بھر لئے گئے۔ اور لاری میں بیٹھ کر ہم ذکر الٰہی میں مشغول ہو گئے۔

سات لاکھ نفوس اور ان کے ساز و سامان نے بیک وقت ایک منزل سے دوسری منزل کو پہنچنا تھا۔ لاریوں وغیرہ کا ٹریفک اس قدر رک رک کر چل رہا تھا کہ پانچ میل کا سفر قریباً پانچ گھنٹہ میں طے ہوا۔ پیدل یا جانوروں پر سوار حجاج ہم سے سبقت لے جاتے اور ہم لاری میں جکڑے ہوئے بیٹھے رہ جاتے تھے۔ لاریوں کی چال بالکل بھیڑ بکریوں کی چال کے مشابہ تھی۔ جونہی دو لاریوں کے درمیان قدرے گنجائش ہوتی تیسری لاری بھیڑ کی طرح وہاں اپنا سر داخل کر دیتی۔ ایک ایک سڑک پر چار چار قطاروں میں لاریاں ایک دوسرے سے گویا کندھے ملا کر چل رہی تھیں۔ اسی اثنا میں اچانک ہمیں دو دھماکے سنائی دیئے اور ساتھ ہی چہروں پر پانی کے چھینٹے پڑے۔ اگر صرف آواز سنائی دیتی تو بہت ممکن ہے موٹر کے ٹائر پھٹنے کی طرف ذہن چلا جاتا مگر پانی کے چھینٹوں نے فوراً یاد دلا دیا کہ لاری کی کھڑکی کے باہر ہمارے پانی کے مشکیزے لٹکائے گئے تھے ان کی خیر نہیں۔ چنانچہ وہی ہوا۔ دو مشکیزے بے وفائی کر گئے اس پر سب حجاج کو کان ہو گئے اور انہوں نے اپنے اپنے مشکیزے اپنی سیٹوں کے نیچے رکھ لئے۔

(باقی)

"انصار اللہ کی توجہ کے لئے"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:-

"وہ لوگ جو کچھ دیر کام کرنے کے بعد اور کچھ عرصہ قربانی کرنے کے بعد تھک کر بیٹھ جاتے ہیں اور ان کے اندر سستی پیدا ہو جاتی ہے اور اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ ان کو ذمہ واری کا احساس دلایا جائے ایسے لوگوں کو اپنے انجام کی فکر کرنی چاہیئے کیونکہ اگر ایک آدمی ساری عمر بھی کھانا کھاتا رہے۔ لیکن صرف دس دن نہ کھائے تو وہ یا تو مر جائے گا یا مرنے کے قریب پہنچ جائے گا۔ .... تو اس کا پچھلا کھایا ہوا نہ کھانے والے دنوں میں کام نہیں آئے گا۔ یہی حال انسان کی انسانی زندگی کا ہے۔ اگر اس کو روحانی غذا نہ ملے تو اس کی زندگی خطرہ میں پڑ جاتی ہے"۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کے پیش نظر تمام زعماء و ناظمین انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ نیابت میں اس امر کا جائزہ لیں کہ دفتر انصار اللہ مجلس انصار اللہ کے قیام کی غرض پورا کرتے ہیں کس حد تک کوشش فرما رہے ہیں ت کا بھی جائزہ لیں کہ وہ مجلس کی ضروریات کو پورا کرنے میں کیا کچھ مساعی فرما رہے ہیں۔

مجلس انصار اللہ کی مالی تحریکات چار ہیں۔ (۱) چندہ مجلس (۲) چندہ تعمیر دفتر (۳) چندہ سالانہ اجتماع (۴) چندہ شاعت لٹریچر۔ مجلس کی ان مالی تحریکات کی شرح اس قدر قلیل ہے کہ مجلس کا ہر غریب سے غریب رکن بھی معمولی سی توجہ اور کوشش سے ان تحریکات میں شرح صدر سے حصہ لے سکتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ زعمائے کرام و ناظمین ضلع اپنے فرائض کی ادائیگی کے سلسلہ میں احباب کرام کا تعاون حاصل کرنے کی پوری پوری کوشش فرما دیں۔ تاکہ ہمارا ہر ایک بھائی اس جوئے شیریں سے خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق دائمی طور پر مستفید و مستفیض ہو سکے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"وہی نیکی بابرکت اور نتیجہ خیز ہو سکتی ہے۔ جس میں استقلال و دوام کا رنگ پایا جائے"

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مخیر احباب توجہ فرمائیں

مسجد مبارک ربوہ مرکزی مسجد ہے اور ہر احمدی اس کی خوبصورتی اور صفائی چاہتا ہے۔ سال میں کم از کم ایک بار سفیدی ہونا لازمی ہے۔ امسال ماہ اکتوبر تک سفیدی کروانی مقصود ہے۔ گزشتہ تین چار سالوں میں ایک مخیر دوست اپنے خرچ پر یہ کام کروا رہے ہیں۔ لیکن امسال دوسرے احباب کے لئے بھی موقعہ پیدا ہو گیا ہے۔ جو دوست امسال سفیدی و رنگ کروا سکتے ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ اس پر ۱۲۵ روپیہ کا خرچ متوقع ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ جمیلٌ ویحبّ الجمال اللہ تعالیٰ نظافت اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے۔ جو اس کے گھر کی خوبصورتی اور صفائی کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کو خوبصورت بناتا ہے اور اس پر اپنے فضلوں کی بارش برساتا ہے۔

جو دوست اس نیک کام میں حصہ لینا چاہیں اور ثواب حاصل کرنا چاہیں۔ وہ نظارت ہذا کو اطلاع دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ والسلام (ناظر تعلیم ربوہ)

چار (۴) باتیں

(۱) اپنے جسم۔ لباس۔ گھر اور ماحول کو صاف رکھئے۔
(۲) مکھی اور مچھر کے انسداد کی تدابیر اختیار کیجئے۔
(۳) یہ دعا باقاعدگی سے کرتے رہیئے:-

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا۔

(۴) ان امور کی تلقین دوسروں کو بھی کرتے رہیئے۔

(قائد خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

برائے توجہ احمدی کالجیئیٹ طلبہ

انصار اللہ کراچی کی طرف سے -/۲۵ روپے ماہوار کا وظیفہ برائے یک سال بنا بر امتحان مقابلہ دیا جاوے گا۔

جو آخر ستمبر میں ہوگا۔ تاریخ کا اعلان عنقریب ہوگا۔

نصاب: (۱) سیرت خیر الرسل (۲) حیات طیبہ حضرت مسیح موعودؑ۔ (۳) اسلامی اصول کی فلاسفی (۴) کشتی نوح۔

(قائد تعلیم انصار اللہ)

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء تک کے لئے منظور کئے گئے ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ضلع	جماعت	عہدہ	نام
گجرات	ڈنگہ	سیکرٹری مال	ملک محمد رمضان صاحب
لائل پور	چک ۳۸۸ گ ب	پریذیڈنٹ	چوہدری خداداد صاحب

میجک لنٹرن کے ذریعہ اکناف عالم میں اشاعت اسلام کے مناظر

میجک لینٹرن کے ذریعہ احباب جماعت کو اشاعت اسلام کے مناظر دکھانے کا پروگرام دفتر ہذا کے زیر غور ہے۔ اپنے اپنے مقامی حالات کا جائزہ لے کر صدر و امراء صاحبان مطلع فرمائیں۔ کہ اس تقریب کے لئے کون کون سی تاریخیں انہیں موزوں رہیں گی۔ جماعتوں کی طرف سے اطلاعات آنے پر انشاء اللہ ایک معین پروگرام زیر عمل لایا جائے گا۔ (وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

باغبانپورہ لاہور میں مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد

مورخہ ۹ ستمبر بروز اتوار صبح آٹھ بجے باغبانپورہ میں احمدیہ مسجد کی بنیاد رکھی گئی۔ افتتاح کی رسم محترم میاں محمد یوسف صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے ادا فرمائی۔ دار الذکر کے ممبران نے اور بہت سے احباب نے بھی شرکت کی۔ درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا [illegible] کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو جلد مکمل فرمائے اور اسے ہم سب کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(بشیر احمد باجوہ صدر حلقہ باغبانپورہ شالامار ٹاؤن)

دعائے نعم البدل

میرے ماموں سید اقیاز احمد شاہ صاحب کی بچی صرف دو یوم زندہ رہ کر مورخہ ۱۰/۹/۶۰ بروز ہفتہ صبح فوت ہو گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے نعم البدل کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے

(سید رشید ارشد کھاریاں حال راولپنڈی)

درخواستہائے دعا

(۱) میری اہلیہ بیمار ہے احباب جماعت اس کی جلد اور کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں

عبد الرشید عابد (معلم وقف جدید) وزیر آباد

(۲) میری والدہ صاحبہ عرصہ آٹھ ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام۔ درویشان قادیان دعا کریں۔ خدا تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ دعا جلد عطا فرمائے۔ (سلیم احمد مکان ۷ گلی ۱۹ رام نگر ویو سماج روڈ لاہور) [illegible]

(۳) خاکسار کی پھوپھی صاحبہ عرصہ تین سال سے مختلف عوارض سے بیمار چلی آ رہی ہیں آج کل تکلیف زیادہ ہے احباب سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

بشارت احمد زاہد ــــ ربوہ

(۴) میری ہمشیرہ صاحبہ کچھ دنوں سے بہت بیمار ہیں۔ درویشان قادیان اور صحابہ کرام حضرت مسیح موعودؑ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

محمود احمد انجم جماعت ہشتم اے

احمدیہ سپورٹس کلب

پچھلے دنوں احمدیہ سپورٹس کلب ہاکی ٹیم نے سرگودھا میں مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۶۰ء پی اے ایف ٹریننگ کو ایک کے مقابل میں دو گول سے شکست دی۔ اور پھر مورخہ ۱۲ ستمبر ۶۰ء وہ ربوہ میں واپسی میچ کھیلنے کے لئے آئے اور یہاں بھی احمدیہ سپورٹس کلب نے انہیں ایک گول سے شکست دی۔ میچ کے بعد مہمان ٹیم کی فواکہات وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ (نامہ نگار)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

ڈویژنوں اور اضلاع میں انتظامیہ کے کام کی نگرانی کیلئے معائنہ کی مستقل ٹیم!

تمام ڈویژنل اور ضلعی دفاتر کے ریکارڈ کی جانچ پڑتال کی جاسکے گی

لاہور ۲۶ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے صوبہ کے تمام ڈویژنوں اور اضلاع میں انتظامیہ کے کام کی نگرانی کے لئے اعلیٰ سطح کی ایک مستقل معائنہ ٹیم مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو عنقریب صوبہ کے تمام علاقوں کا دورہ شروع کرے گی۔

یہ معائنہ ٹیم صوبائی بورڈ آف ریونیو کے سینئر رکن مسٹر ایم۔ ڈبلیو۔ عباسی اور مارشل لاء ایڈمنسٹریشن کے ایک بریگیڈیر پر مشتمل ہوگی۔

اس ٹیم کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ تمام صوبائی محکموں کے ڈویژنل اور ضلعی دفاتر کے ریکارڈ کی جب چاہے جانچ پڑتال کرے اور متعلقہ حکام اور ماتحت اہلکاروں سے مناسب استفسارات کرے اس کے علاوہ اس ٹیم کو صوبائی حکومت کے ترقیاتی منصوبوں کے تحت کام کی رفتار کا جائزہ لینے کا بھی اختیار ہوگا۔

مسٹر ایم۔ ڈبلیو۔ عباسی کے پاس ان کے موجودہ عہدہ کا کام خاصا زیادہ ہے تاہم خیال ہے کہ انہیں بورڈ آف ریونیو کے رکن کی حیثیت سے بیشتر موجودہ فرائض سے سبکدوش کردیا جائے گا تاکہ وہ معائنہ کے لئے صوبہ کے تمام علاقوں کا زیادہ سے زیادہ دورہ کرسکیں اور اس طرح ڈویژنل اور ضلعی دفاتر میں انتظامیہ کی کارکردگی کا معیار بلند ہو اور جو سرکاری اہلکار ایک خاص معیار پر پورے نہ اتریں ان کے خلاف مناسب کارروائی کی جاسکے صوبائی حکومت اس ٹیم کی رپورٹ پر فوراً عمل کرے گی۔

صوبائی حکومت کے رولز آف بزنس کے مطابق بورڈ آف ریونیو کے ارکان کو یہ اختیار حاصل ہے۔ کہ وہ وقتاً فوقتاً ڈویژنوں میں کمشنروں کے دفاتر کی کارگزاری کا معائنہ کیا کریں۔ مگر طویل عرصہ سے اس کام کی طرف توجہ نہیں کی گئی تھی۔ چنانچہ گذشتہ دنوں مسٹر عباسی نے ملتان اور کوئٹہ میں کمشنروں کے دفتروں کی کارگزاری کا جائزہ لیا تو یہ احساس ہوا کہ اس کام کی طرف مسلسل توجہ دی جانی چاہیے صوبائی حکومت نے یہ فیصلہ غالباً انہی کی رپورٹوں کے پیش نظر کیا ہے۔

نائیجیریا اکتوبر میں آزاد ہوجائے گا

لندن ۲۶ ستمبر۔ نائیجیریا کے وزیر اعظم الحاج ابوبکر نے ایک بیان میں کہا میرا ملک اکتوبر میں آزاد ہوجائے گا اس کے بعد وہ مغربی افریقہ کے ملکوں کی کانفرنس بلاکر ان مسائل پر غور کرے گا جن کے لئے اس علاقے کے سارے آزاد ملکوں کے اشتراک عمل کی ضرورت ہے۔

عراق میں انیس مجرموں کی سزا کم کردی گئی

بغداد ۲۶ ستمبر۔ جنرل عبدالکریم قاسم وزیر اعظم نے انیس سیاسی مجرموں کی سزا کم کردی ہے ان میں سولہ فوجی بھی شامل ہیں۔ انہیں پچھلے سال سزا کا حکم سنایا گیا تھا۔

امریکی وائس ایڈمرل پر سمگلنگ کا الزام

سان فرانسسکو ۲۷ ستمبر امریکی بحریہ کے ریٹائرڈ وائس ایڈمرل ولیم۔ ایم ادبعین پر سمگلنگ کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ایک طیارہ بردار بحری جہاز پر وسکی کی پانچ سو چار بوتلیں سمگل کی تھیں۔ ان کے خلاف مقدمہ کی سماعت ۴ر اکتوبر کو ہوگی اگر وہ مجرم ثابت ہوئے۔ تو انہیں بارہ سال قید اور ۲۵ ہزار ڈالر جرمانے تک سزا دی جاسکتی ہے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

اعلان نکاح

مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۶۰ء بروز جمعۃ المبارک کو میرے بھائی عزیز مرزا عبدالمنان راحت کا نکاح عزیزہ سیدہ نصرت زبیدہ صاحبہ بنت سید نذیر حسین صاحب حال مقیم کراچی کے ساتھ مبلغ -/۱۵۰۰ روپے حق مہر پر مولوی مرزا عبداللطیف صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کیلئے مبارک کرے آمین۔ اس خوشی میں مبلغ -/۵ روپے اعانت الفضل ارسال ہیں۔

(فلائٹ سارجنٹ مرزا فضل الرحمان بن مرزا برکت علی صاحب احمدی کراچی)

ولادت

(۱) خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے چار لڑکوں کے بعد دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے۔ آمین

(عبدالقادر بزاز ڈیسنٹ کلاتھ ہاؤس اوکاڑہ)

(۲) مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۶۰ء کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم حضرت سید علی احمد صاحب مرحوم انبالوی کا پوتا اور مکرم قاضی ضیاء اللہ صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کا نواسہ ہے بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ دراز عمر عطا کرے۔ نومولود کا نام "اقبال محمود" تجویز کیا گیا ہے۔

(سید اعجاز احمد شاہ عفی عنہ انسپکٹر بیت المال سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ربوہ)

(۳) میرے برادر خورد چوہدری محمد علی خانصاحب کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت و درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح خادم دین بنائے اور عمر دراز عطا کرے۔ آمین

(ناظر علی خان چک نمبر ۳۶ کھیم سنگھ والا ضلع لائلپور)

(۴) میری چھوٹی بہن ثریا عزیز بنت قاضی عزیز الدین صاحب مرحوم کے گھر اللہ تعالیٰ نے نرینہ اولاد کا عطا کیا ہے۔ نومولود اور اس کی والدہ کی صحت خراب ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ زچہ بچہ کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے اور نومولود کو خادم دین بنائے۔

(امۃ الرشید اہلیہ شیخ بشیر احمد ۱-۵-۸۰ رام گلی مغلپورہ۔ لاہور)

نوٹ:۔ اس خوشی میں محترمہ بیگم صاحبہ موصوفہ نے مبلغ -/۵ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ (مینیجر الفضل)

نواب احسان علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ صدر شیعہ کانفرنس

"مالک طبیہ عجائب گھر ہر قسم کی مرکب ادویہ تیار کرتے ہیں۔ اور ان کی تیاری میں اس بات کا خاص اہتمام رکھتے ہیں کہ ہمیشہ تازہ اور اعلیٰ درجہ کی ادویہ استعمال کریں قیمت نہایت مناسب ہے طاقت کی اکسیری گولیاں پٹھوں اور جوڑوں کو بے حد قوت دیتی ہیں۔ ایک ماہ کورس بارہ روپے۔ حاجتمند توجہ کریں۔ فہرست ادویہ کارڈ آنے پر مفت ملیگی

ناظم طبیہ عجائب گھر

امین آباد ضلع گوجرانوالہ

اعانت الفضل و درخواست دعا

۱۔ میری پوتی ناصرہ نسرین نے امسال میٹرک کا امتحان نمایاں کامیابی کے ساتھ پاس کیا ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو عزیزہ کی کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے (والدہ مرزا عطاء الرحمٰن صاحب افریقی)

نوٹ: اس خوشی میں محترمہ والدہ صاحبہ مرزا عطاء الرحمٰن صاحب افریقی نے مبلغ پانچ روپے اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ (مینیجر الفضل)

(۲) خاکسارہ کے والدین اکثر بیمار رہتے ہیں۔ نیز میرے بڑے بھائی مرزا عطاء الرحمٰن صاحب آف میگاڈی اور درویش بھائی مرزا منور احمد صاحب کے لئے درخواست دعا ہے خاکسارہ بھی کچھ عرصہ سے علیل رہتی ہے۔ نیز میرے بھائی فلائٹ سارجنٹ مرزا فضل الرحمٰن صاحب کی ترقی کیلئے درویشان قادیان و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔

(صالحہ طلعت بنت مرزا برکت علی صاحب احمدی۔ ربوہ)

گمشدہ عینک

مورخہ ۲۵/۹ کو نو دس بجے دن ایک عینک دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور محلہ دارالرحمت غربی کے درمیان کہیں گر گئی ہے۔ جس دوست کو ملی ہو۔ مہربانی فرماکر دفتر مینیجر الفضل میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

اعانت الفضل:۔ محترمہ والدہ صاحبہ سید شرافت حسین نیو احمدیہ فرنیچر اسٹور بندر روڈ کراچی نمبر ۱ کی صاحبزادی قیصر زیدی نے امسال ایم۔ بی۔ بی۔ ایس تھرڈ اینڈ سیکنڈ پروفیشنل) کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ اس خوشی میں محترمہ صاحبہ موصوفہ نے مبلغ -/۵ روپے اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔ (مینیجر الفضل)

درخواست دعا:۔ خاکسار کی والدہ محترمہ لمبے عرصہ سے بیمار ہیں اور آجکل راولپنڈی کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ صحابہ کرام و دیگر بزرگان سلسلہ سے ان کی کامل صحت یابی و درازی عمر کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

ملک منور احمد جاوید
قائد مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ